10138 ـ جنگ میں دھوکہ دینا اور حیلہ بازی کرنا

سوال

کیا اسلام جنگوں میں دھوکہ دینے اور حیلہ کرنے کی اجازت دیتا ہے اور کیا غداری اور خیانت بھی اسی طرح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی نے دھوکہ دہی اور غداری کرنا حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کی مذمت فرمائی ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:

وہ لوگ جن سے آپ عہد کر چکے ہیں، پھر وہ ہر بار اپنا معاہدہ توڑ دیتے ہیں اور وہ ڈرتے ہی نہیں الانفال (56).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" روز قیامت ہر دھوکہ دینے والے اور غداری کرنے والے شخص کے پاس ایك جھنڈا ہو گا جس سے وہ پہچانا جائيگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6966) صحیح مسلم حدیث نمبر (1736).

اور امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب کوئی معاہدہ اور عہد کرے تو اس توڑ دے، اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے، اور جس میں بھی ان خصلتوں میں سے ایك خصلت پائی گئی اس میں نفاق کی خصلت ہے، حتی کہ وہ اسے ترك کر دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3878) صحیح مسلم حدیث نمبر (58)

امام مالك رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا:

" جو قوم بھی معاہدہ توڑ دیتی ہے اللہ تعالی اس پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے "

موطا امام مالك باب ما جاء فى الوفاء بالعهد.

خیانت اور غدر سے اس قدر نفرت دلانے کے باوجود شریعت اسلامیہ نے میدان جنگ میں کامیابی کے حصول کے لیے دھوکہ دینا جائز قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ جنگ میں کفار کو دھوکہ دینا جائز ہے، جس طرح بھی ممکن ہو سکے انہیں دھوکہ دیا جائے، لیکن اس میں معاہدہ نہ توڑا جائے، یا پھر کسی کو امان دی ہو تو اسے توڑنا حلال نہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" جنگ دھوکہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3029) صحیح مسلم حدیث نمبر(58)

اور دھوکہ دہی اور خدیعہ کے عناصر میں سب سے خطرناك عنصر یہ ہے کہ دشمن پر اچانك حملہ کیا جائے اور اسے تیاری کا موقع ہی نہ مل سکے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کرنے کا ارادہ کیا تو مسلمانوں کو تیاری کرنے کا حکم دیا لیکن اپنا ارادہ کسی پر ظاہر نہیں کیا اور جب مکہ کی طرف جانے لگے اور مشرکوں تك اس خبر کو روکنے کے سارے انتظامات کر لیے اور ہر طرح کی احتیاط کی کہ یہ خبر مکہ کے مشرکوں تك نہ پہنچے تو پھر اپنا ارادہ مسلمانوں پر ظاہر کیا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ پارٹیاں روانہ کرتے اور انہیں رات کو چلنے، اور دن کو چھپ کر رہنے کی وصیت فرماتے تا کہ دشمن کو اچانك دبوچا جا سکے.

جنگ اور معرکہ میں دھوکہ جائز ہونے کے باوجود ہم یہ کہتے ہیں کہ: جنگی چالوں میں یہ دھوکہ اور توریہ اور حیلے استعمال کرنے میں دین اسلام نے معاہدہ پورا کرنے کا جو عالیشان التزام کرنے کا کہا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، ذیل میں ہم اس کی چند ایك مثالیں پیش کرتے ہیں:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ایك لشکر روانہ کیا تو اس کے سپہ سالار کو خط لکھا:

" مجھ تك یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ غیر عربی کافر کا پیچھا کرتے ہیں، اور جب وہ پہاڑوں میں چل کر تھکنے کے بعد رك جاتا ہے تو اسے کہتے ہیں: ڈرو نہیں، اور جب اسے پکڑ لیتا ہے تو اسے قتل کر دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے اگر پتہ چلا کہ کسی نے ایسا کیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا

دونگا "

اور ابو مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کسی ایک نے مشرک کو دیکھ کر اپنی انگلی کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا اور وہ مشرک اس پر اس کے پاس چلا آیا تو پھر اس نے اس مشرک کو قتل کر دیا تو میں اس کے بدلے میں اسے قتل کر دونگا "

چنانچہ اسلام نے معاہدہ توڑنا حرام کیا ہے، اور یہ غدر اور معاہدہ توڑنا جنگ میں حیلہ بازی اور جائز دھوکہ میں شامل نہیں ہوتا.

تو اس طرح شریعت اسلامیہ نے فرق کیا ہے کہ حیلہ کے کونسے وسائل جائز ہیں، اور معاہدہ توڑنے اور غدر میں کیا چیز شامل ہوتی ہے.

دیکھیں: العلاقات الخارجیۃ فی دولۃ الخلافۃ صفحہ نمبر (197).

واللہ اعلم .